12527 ۔ سجدہ سہو کے اسباب

سوال

نمازی کے لیے نماز میں سجدہ سہو کب کرنا مشروع ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ:

اللہ تعالی کی اپنے بندوں پر رحمت اور اس دین کامل کے محاسن میں سے ہے کہ اس نے ان کی عبادات میں جو خلل اور نقصان پیدا ہوتا ہے جس سے مکمل طور پر بچنا ممکن نہیں اسے یا تو نوافل کے ذریعہ یا پھر استغفار وغیرہ کے ساتھ پورا کرنا مشروع کیا ہے.

ان کی نمازوں میں پیدا ہونے والے نقصان اور اس کی کمی و کوتاہی پوری کرنے کے لیے اللہ تعالی نے سجدہ سہو مشروع کیا ہے؛ لیکن یہ کچھ خاص امور کو پورا کرنے کے لیے مشروع ہے، ہر چیز کو سجدہ سہو پورا نہیں کرتا، یا ہر چیز کے لیے سجدہ سہو مشروع نہیں.

فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے سجدہ سہو کے اسباب کے متعلق دریافت کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

نماز میں سجدہ سہو کے اجمالی طور پر تین اسباب ہیں:

1 ۔ زیادہ.

2 ۔ نقصان.

3 ۔ شك.

زیادہ: مثلا انسان رکوع یا سجدہ یا پھر قیام یا بیٹھ زیادہ جائے.

نقصان: مثلا انسان کسی رکن میں کمی کردے یا پھر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب ناقص رہے.

شك: نمازى كو ادا كردہ نماز ميں تردد ہو كيا كتنى ادا ہوئى ہے، تين يا چار ركعت.

اگر كوئى شخص نماز ميں جان بوجھ كر عمدا ركوع يا سجدہ يا قيام زيادہ كرے يا زيادہ بار بيٹھ جائے تواس كى نماز باطل ہو جائيگى؛ كيونكہ اس نے زيادتى كى ہے، اور اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كے بتائے ہوئے طريقہ كے علاوہ كسى اور طرح نماز ادا كى ہے؛ اور پھر رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان بھى ہے كہ:

" جس نے كوئى ايسا عمل كيا جس پر ہمارا حكم نہيں تو وہ عمل مردود ہے "

صحيح مسلم حديث نمبر (1718).

ليكن اگر وہ بھول كر نماز ميں زيادتى كر لے تو اس كى نماز باطل نہيں ہو گى، ليكن سلام كے بعد سجدہ سہو كرنا ہو گا، اس كى دليل درج ذيل حديث ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ظہر يا عصر كى نماز ميں ايك دن دو ركعت كے بعد سلام پھير ديا اور جب نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا اس كا بتايا گيا تو آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے باقى مانندہ نماز پڑھائى اور سلام پھير كر دو سجدے كيے "

صحيح بخارى حديث نمبر (482) صحيح مسلم حديث نمبر (573).

اور ابن مسعود رضى اللہ تعالى عنہما بيان كرتے ہيں كہ ايك روز رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے انہيں ظہر كى نماز ميں پانچ ركعت پڑھا ديں، جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے عرض كيا گيا:

كيا نماز زيادہ كر دى گئى ہے ؟

تو رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے دريافت كيا: كيا ہوا ہے ؟

صحابہ نے عرض كيا: آپ نے پانچ ركعت پڑھائى ہيں !!

چنانچہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے پاؤں اكٹھے كر كے قبلہ رخ ہو كر دو سجدے كيے "

صحيح بخارى حديث نمبر (404) صحيح مسلم حديث نمبر (572).

اور نماز میں کمی اور نقصان کے متعلق یہ ہے کہ اگر انسان نماز کے رکن میں کمی کر دے تو یہ درج ذیل حالتوں سے خالی نہیں:

یا تو دوسری رکعت میں اسی جگہ پہنچنے سے قبل اسے یاد آ جائے؛ تو اس وقت اسے واپس پلٹ کر وہ رکن اور اس کے بعد کو مکمل کرنا لازم ہو گا.

یا پھر دوسری رکعت میں اسی جگہ پہنچ کر اسے یاد آئے، تو اس صورت میں اس کی دوسری رکعت اس رکن کے بدلے میں ہو گی جو اس نے ترک کیا تھا، چنانچہ وہ اس کے بدلے ایک رکعت اور ادا کرے گا، ان دونوں حالتوں میں سلام کے بعد سجدہ سہو کیا جائیگا.

اس کی مثال درج ذیل ہے:

ایک شخص پہلی رکعت میں ایک سجدہ کرنے کے بعد اٹھ کھڑا ہوا نہ تو بیٹھا اور نہ ہی دوسرا سجدہ کیا، اور جب قرآت کرنا شروع کی تو اسے یاد آیا کہ نہ تو وہ دونوں سجدوں کے مابین بیٹھا ہے، اور نہ ہی اس نے دوسرا سجدہ کیا ہے، تو اس وقت وہ واپس پلٹ کر دونوں سجدوں کے مابین بیٹھے اور پھر سجدہ کر کے اپنی باقی مانندہ نماز مکمل کرے، اور سلام کے بعد سجدہ سہو کرے گا.

اور دوسری رکعت میں اسی جگہ پہنچ کر یاد آنے والے کی مثال یہ ہے کہ:

پہلی رکعت میں وہ ایک سجدہ کے بعد اٹھ کھڑا ہوا اور دوسرا سجدہ نہ کیا اور نہ ہی دونوں سجدوں کے مابین بیٹھا، لیکن اسے یا اس وقت آیا جب وہ دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھا، تو اس حالت میں اس کی دوسری رکعت پہلی رکعت شمار ہو گی، اور وہ اپنی نماز میں ایک رکعت زیادہ ادا کر کے سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کرے گا.

اور کسی واجب میں نقص ہونے کی صورت یہ ہے کہ:

چنانچہ اگر کسی واجب میں نقص رہ جائے اور اس کی جگہ سے اسے اگلی جگہ منتقل کر دے، اس کی مثال درج ذیل ہے:

مثلا وہ سجدہ میں سبحان ربی الاعلی بھول جائے، اور سجدہ سے سر اٹھانے کے بعد یاد آئے تو اس نے بھول کر نماز کے واجبات میں سے ایک واجب ترک کر دیا؛ چنانچہ وہ اپنی نماز جاری رکھے گا اور سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو

کرے گا، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی تشھد ترک کی تو اپنی نماز جاری رکھی تھی اور واپس نہیں بیٹھے، اور انہوں نے سلام پھیرنے سے قبل سجدہ سہو کیا تھا.

اور شك زيادتی اور نقصان ميں تردد كو كہتے ہيں: اس كی مثال يہ ہے:

آيا اس نے تين ركعت ادا كی يا چار، اس صورت كی دو حالتيں ہيں:

يا تو اسے زيادہ يا نقصان ميں سے كسی ايك راجح ہو گی، تو جو طرف اسے راجح معلوم ہو اس پر نماز كی بنا كر كے نماز مكمل كرے، اور سلام پھيرنے كے بعد سجدہ سہو كرے.

يا پھر اس كے نزديك نقصان اور زيادتی ميں سے كوئی بھی راجح نہيں؛ تو اسے يقين پر عمل كرنا چاہيے جو كہ كم ركعات ہيں، اس پر وہ اپنی نماز مكمل كرتے ہوئے سلام سے قبل سجدہ سہو كرے گا.

اس كی مثال يہ ہے كہ: ايك شخص نے ظہر كی نماز ادا كی اور تيسری ركعت ميں اسے شك ہوا كہ آيا وہ تيسری ركعت ميں ہے يا چوتھی ميں ؟ اور اس كے نزديك تيسری ركعت راجح ٹھری تو وہ ايك ركعت ادا كر كے سلام پھير كر سجدہ سہو كر لے.

اور اگر دونوں چيزيں برابر ہوں تو اس كی مثال يہ ہے كہ:

ايك شخص ظہر كی نماز ادا كر رہا ہے اور اسے شك ہوا كہ يہ تيسری ركعت ہے يا چوتھی؟ اور اس كے نزديك يہ راجح نہيں كہ يہ تيسری ركعت ہے يا چوتھی؛ تو وہ يقين پر بنا كرے يعنی كم ركعات پر اور اسے تيسری ركعت بناتے ہوئے چوتھی ركعت ادا كر كے سلام پھيرنے سے قبل سجدہ سہو كر لے.

اس سے يہ معلوم ہوا كہ اگر كوئی واجب رہ جائے، يا پھر ركعات كی تعداد ميں شك ہو اور دونوں ميں سے كچھ راجح نہ ہو تو سجدہ سہو سلام سے قبل كيا جائيگا.

اور نماز ميں كچھ زيادتی ہو گئی يا پھر شك كی صورت ميں دونوں وجھوں ميں سے ايك راجح ہو تو سجدہ سہو سلام كے بعد كيا جائيگا.

ديكھيں: مجموع فتاوی الشيخ ابن عثيمين (14 / 14 ـ 16).

واللہ اعلم .